سجدہِ سہو کے أحکام

أحكام سجود السهو

[اللغة الأردية]

تالیف:

فضیلۃالشیخ/ **محمد بن صالح العثیمین** رحمہ اللہ

ترجمہ:

عبد الرشید أظہر

الناشر:

مركز توعية الجا ليات با لقصيم

عام1418ھ

/http://groups.yahoo.com/group/quranohadees

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سجدہِ سہو

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبینا محمد الذی بلغ البلاغ المبین وعلی آلہ واصحابہ والتابعین لہم بإحسان إلی یوم الدین ۔۔۔۔۔۔أمابعد :

اکثر لوگ نماز میں سجدۂ سہو کے بہت سارے احکام کو نہیں جانتے , چنانچہ کچھ لوگ تو جہاں سجدۂ سھو واجب ہوتا ہے وہاں اسے چھوڑ دیتے ہیں, اور کچھ لوگ بغیر اسکے موقع و محل کے سجدہ کر لیتے ہیں, اور بعض لوگ سلام سے پہلے سجدہ سھو کر لیتے ہیں, خواہ اسکا مقام سلام سے پہلے ہو, اس لئے سجدۂ سہو کے احکام کی معرفت حاصل کرنا بہت ضروری ہے, خصوصاً ائمہ نماز کیلئے جن کی لوگ اقتداء کرتے ہیں, اور انھوں نے ان نمازوں میں شریعت سے ثابت شدہ احکام کی پیروی کرنے کی ذمہ داری اُٹھار کھی ہے, جن میں وہ مسلمانوں کی امامت کے فرائض سر انجام دیتے ہیں, پس میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں اس باب کے بعض احکام پیش کروں, جنابِ باریِ تعالی سے اِس امید کے ساتھ کہ وہ اس سے اپنے بندوں کو نفع بخشے گا۔ میں اللہ تعالی سے مدد اور حق وصواب کی توفیق طلب کرتے ہوئے شروع کرتا ہوں :

سجود سہو:

سجود سہو ان دو سجدوں کا نام ہے جنھیں نمازی اپنی نماز میں واقع ہونے والے کسی خلل کی تلافی کیلئے کرتا ہے, اور نماز میں خلل کے تین اسباب ہیں :

1- نماز میں کوئی زیادتی
2- نماز میں کوئی نقص
3- نماز میں شک کا ہونا

1۔ زیادتی کی صورت میں سجدۂ سہو کے احکام:

اگر نمازی اپنی نماز میں جان بوجھ کر **قیام** یا **قعدہ** یا **رکوع** یا **سجدہ** کا اضافہ کردے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہی, اور اگر بھول کر ان میں سے کسی کا اضافہ ہو جائے اور اس سے فارغ ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو ہے, اور اسکی نماز درست ہو گی, اور اگر اس زیادتی کے دوران یاد آ جائے تو اس پر واجب ہے کہ اسی وقت واپس ہو جائے, اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہو گا اور اسکی نماز درست ہو گی .

مثال : مثلاًایک شخص نے ظہر کی چار کے بجائے پانچ فرض پڑھ لئے اوراس پانچویں رکعت کے متعلق تشہد میں بیٹھنے سے پہلے یاد نہیں آیا, وہ تشہد مکمل کر کے سلام پھیر دے اور پھر سجدۂ سہو کرے اور سلام پھیر دے اوراگر سلام پھیرنے کے بعد اسے, پانچویں رکعت کے بارے میں یاد آیا ہے تو وہ سجدۂ سھو کر کے سلام پھیر دے اوراگر پانچویں رکعت کے دوران اسے یاد آگیا کہ وہ ایک رکعت زائدپڑھ رہاہے تو فوراً بیٹھ جائے تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے پھر سجدۂ سہو کرے اور سلام پھیر دے.

دلیل: اسکی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر خمسا فقيل له ازيد في الصلاة؟ فقال: وماذاک؟ قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلّم، وفي رواية: فثنى رجليه واستقبل القبلة فسجد سجدتين ثم سلم) { رواہ الجماعۃ- }

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟آپ نے فرمایا کون سا اضافہ ؟ صحابہ نے عرض کی آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں, تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے, اور ایک روایت کے الفاظ یُوں ہیں کہ پس آپ نے پاوں موڑے, قبلہ رو ہوئے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا- (بخاری ومسلم ابوداؤد ترمذی نسائی وابن ماجہ)-

اسکا حکم جو نماز مکمّل ہونے سے پہلے سلا م پھیر دے؟

نمازپُوری ہونے سے پہلے سلام پھیرنا نماز میں زیادتی شمار ہو گی (اسے زیادتی کہنے کیوجہ یہ ہے کہ اس نے نماز میں ایک سلام کا اضافہ کر دیا ہے. مترجم) سو اگر نمازی نے اپنی نمازپُوری ہونے سے پہلے جان بوجھ کر سلام پھیرا تواُسکی نماز باطل ہو جائے گی, اگر بھول کر ایسا کیا گیا اور کافی دیر بعد اسے یاد آیا تو نئے سرے سے نماز لوٹائے گا, اوراگر تھوڑی دیر یعنی چند منٹ بعد یاد آگیا تو وہ اپنی نماز پوری کرے (جو رہ گئی تھی), اور سلام پھیر دے پھر سجدۂ سہو کے دو سجدے کر کے سلام پھیر دے.

دلیل: اسکی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلّی بهم الظهر او العصر فسلم من ركعتين فخرج الناس من ابواب المسجد يقولون أقصرت الصلاة؟ وقام النبي صلى الله عليه وسلم إلى خشبة في المسجد فا تكأ عليها كأنه غضبان فقام رجل فقال؟ يارسول الله: أنسيت أم قصرت الصلاة ؟فقا ل النبي صلى الله عليه وسلم: لم أنس ولم تقصر، فقال الرجل: بلى قد نسيت، فقال النبي صلى الله عليه وسلم للصحابة أحق ما يقول ؟قالوا نعم، فتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى مابقي من صلاته ثم سجد سجدتين ثم سلم) متفق علیہ-

حدیث کا ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر لوگ مسجد کے دروازوں سے یہ کہتے ہوئے نکل رہے تھے کیا نماز میں کمی ہوگئ ہے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے , جیسے غصّے میں ہوں ایک شخص نے آگے بڑھکر دریافت کیا اے اللہ کے رسول آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئ ہے ؟آپ نے فرمایا : نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم کی گئی ہے , اس نے عرض کی یقیناآپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے , نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا جو کچھ یہ کہہ رہاہے کیا یہ صحیح ہے ؟اُنھوں نے کہاہاں , آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور جو رکعتیں رہ گئ تھیں وہ پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے اور دوبارہ سلام پھیرا (بخاری ومسلم)-

اور جب امام نماز مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیر دے اور مقتدیوں میں کوئی ایسا شخص ہو جو درمیان میں ملنے کیوجہ سے اپنی فوت شدہ نماز پوری کرنے کیلئے کھڑا ہو جائے , پھر امام کو یاد آئے کہ اسکی نماز میں نقص واقع ہو گیا ہے , اور وہ اسے مکمل کرنے کیلئے کھڑا ہو جائے تو اس صورت میں ان مقتدیوں کو جو اپنی فوت شدہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے تھے , اختیار ہے کہ اپنی فوت شدہ نماز اکیلے پڑھتے رہیں , اور آخر میں سجدہ سہو کرلیں , یا دوبارہ امام کی اقتداء میں داخل ہو جائیں , اور جب وہ سلام پھیر دے تو اپنی فوت شدہ نماز کو پوری کرلیں اور سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرلیں , دوسری صورت اولی اور محتاط ہے .

2. **نماز میں کمی کی صورت میں سجدہ سہو کے احکام** :

(ا) **ارکان نماز میں کمی** : جب نمازی نماز کا کوئی رکن چھوڑدے , تو اگر وہ تکبیر تحریمہ ہو تو اسکی نماز نہیں ہوتی خواہ اُس نے عمداًاُسے چھوڑا ہو یا بھول کر , کیونکہ اس صورت میں اسکی نماز شروع ہی نہیں ہوئی , اور اگر تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی اور رکن ہے اور اس نے جان بوجھکر چھوڑ دیا تو اسکی نماز باطل ہو گئی , اور اگر بھول کر رہ گیا اور دوسری رکعت میں اس رکن تک پہنچ گیا تھا اور اس سے اگلی رکعت اس کے قائم مقام ہو گی , اور اگر دوسری رکعت میں اس مقام تک نہیں پہنچا جس میں وہ رکن تھا , تو اس پر واجب ہے کہ واپس لوٹ کر چھوڑا ہوا رکن اور جو اس کے بعد ہے اُسے بالترتیب ادا کرے اور دونوں حالتوں میں سلام پھیرنے کے بعد اس پر سجدہ سہو واجب ہے .

مثال: ایک شخص پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ بھول گیا , اور دوسری رکعت میں دو سجدوں کے درمیان بیٹھے ہوئے اسے یاد آیا تو اس صورت میں اسکی پہلی رکعت نہیں ہو گی , اور اسکی بجائے پہلی رکعت دوسری رکعت کی قائم مقام ہو گی , وہ اسے پہلی رکعت شمار کرے اور اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے پھر سہو کے دو سجدے کر کے سلام پھیرے .

ایک اور مثال: ایک شخص پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ اور اس سے قبل جلوس (بیٹھنا) بھی بھول گیا , پھر دوسری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑے ہو کر اسے یاد آیا تو وہ لوٹ کر بیٹھے , سجدہ کرے اور پھر اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے , اور پھر سہو کے دو سجدے کر کے دوبارہ سلام پھیرے-

واجبات میں کمی:

جب کوئی نمازی واجبات نماز میں سے جان بوجھ کر کوئی واجب چھوڑدے, تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے, اور اگر بھول کر کوئی واجب رہ جائے تو اگر اسی مقام پر اسے یاد آجائے تو اسے ادا کرلے ـ اس صورت میں اس پر (سجدہ سہو وغیرہ) کچھ نہیں ہے اور اگر اس واجب کے مقام سے آگے گزر کر لیکن اسکے بعد والے رکن سے پہلے یاد آجائے تو واپس ہو کر ادا کرے, پھر اپنی باقی نماز کو پوری کرے اور سلام پھیر دے, پھر سجدہ سہو کرے اور دوبارہ سلام پھیرے. اور اگر اس سے اگلے رکن تک پہنچنے کے بعد یاد آئے تو وہ واجب ساقط ہو جائے گا, نمازی اس کی طرف نہ لوٹے, بلکہ اپنی نماز جاری رکھے اور آخر میں سلام سے پہلے سجدہ سہو کرلے.

مثال: (1)ایک شخص دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد درمیانی تشہد بھول کر تیسری رکعت کیلئے اٹھنے لگا, پھر اٹھنے سے پہلے ہی اسے یاد آگیا تو وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے پھر اپنی نماز مکمل کرے, اس پر (سجدہ سہو وغیرہ) کچھ نہیں ہے- (2) اور اگر اُٹھنے کے بعد اور پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے یاد آیا تو لوٹ کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے, پھر نماز پوری کرکے سلام پھیرے, پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیرے۔ (3) اور اگر پوری طرح کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا, تو اس سے تشہد ساقط ہو جائے گا وہ تشہد کی طرف نہ لوٹے (اس کے بغیر ہی) اپنی نماز مکمل کرکے سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کرلے.

دلیل: اسکی دلیل درج ذیل حدیث ہے جسے امام بخاری وغیرہ نے عبداللہ بن بحینہ سے روایت کیا ہے (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بهم الظهر فقام في الركعتين الاولیين ولم يجلس [يعني للتشهد الأول] فقام الناس معه حتى إذا قضى الصلاة وانتظر الناس تسليمه كبر وهو جالس فسجد سجدتين قبل ان يسلم ثم سلّم) ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی, پہلی دو رکعتوں کے بعد بغیر (درمیانی تشہد کیلئے) بیٹھے اٹھ کھڑے ہوئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے, حتیٰ کہ جب آپ نے نماز مکمل کرلی اور لوگ سلام کے انتظار میں تھے, آپ نے بیٹھے ہوئے ہی تکبیر کہی, سلام سے پہلے دو سجے کئے پھر سلام پھیرا-

3۔ **شک کی صورت میں سجدۂ سہو کے احکام**:

شک کیا ہے؟ شک کہتے ہیں اس بات میں تردّد کو, کہ دو میں سے کون سا کام ہوا ہے؟ عبادات میں درج ذیل تین حالتوں میں شک نظر انداز کردی جاتی ہے.

(1) جب صرف وہم ہو اسکی کوئی حقیقت نہ ہو, مثلاً وسوسہ وغیرہ

(1) جب کوئی شخص اس میں بکثرت مبتلا ہو, اس حد تک کہ جب بھی کوئی عبادت کرے اس میں شک گزرے.

(2) جب عبادت سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو اور جب تک یقین نہ ہوا سے بھی نظر انداز کردیا جاتا ہے, اگر یقین ہو جائے تو اس کے مطابق عمل کیا جائے.

مثال : ایک شخص نے ظہر کی نماز ادا کی, نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسے شک ہوا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار, اس شک کو نظر انداز کر دیا جائے گا, ہاں اگر اسے یقین ہو جائے کہ صرف تین رکعتیں ہی پڑھی ہیں اور نماز کو ابھی تھوڑا وقت گزرا ہو تو وہ اپنی نماز پوری کرے پھر سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کر کے دوبارہ سلام پھیرے, اور اگر کافی وقت بعد اسے یاد آئے تو نئے سرے سے نماز دہرائے.

ان تینوں حالتوں کے علاوہ اگر شک گزرے, تو وہ نظر انداز نہیں ہو گا, بلکہ اس کا اعتبار ہو گا, اور نماز میں جس شک کا اعتبار ہے وہ درج ذیل دو حالتوں سے باہر نہیں ہو گی.

پہلی حالت:

دو میں سے ایک امر کی طرف رجحان زیادہ ہے جس کی طرف رجحان زیادہ ہو اس پر عمل کرے, اسی کے مطابق اپنی نماز مکمل کرے اور سلام پھیرے, پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیرے.

اسکی مثال :ایک شخص ظہر کی نماز پڑھتا ہے, کسی رکعت میں اسے شک ہوتا ہے کہ وہ دوسری ہے یا تیسری, لیکن اس کا رجحان اس طرف ہے کہ وہ تیسری رکعت ہے, وہ اسے تیسری قرار دے کر اس کے بعد ایک رکعت اور ادا کرے اور سلام پھیر دے, پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیر دے.

دلیل: صحیحین و دوسری کُتبِ احادیث میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (ان النبی صلی الله علیه وسلم قال :إذا شك أحدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين)- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک گزرے تو اسے چاہئے کہ (غور کرے) صحیح بات تلاش کرے اور اس پر اعتماد کر کے اپنی نماز مکمل کرے, پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے. (یہ بخاری کے الفاظ ہیں)-

دوسری حالت :

معتبر شک کی دوسری حالت یہ ہے کہ نمازی کا رجحان دو میں سے کسی ایک امر کی طرف زیادہ نہ ہو, اس صورت میں وہ یقین پر عمل کرے, یعنی کم از کم (رکعتیں) شمار کر کے اس کے مطابق اپنی نماز مکمل کرے, اور سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرے اور پھر سلام پھیر دے.

مثال: ایک شخص نماز عصر ادا کر رہا ہے, کسی رکعت میں اسے شک گزرا کہ وہ دوسری ہے یا تیسری, اور اس کا رجحان تیسری یا دوسری میں سے کسی ایک کی طرف زیادہ نہیں, وہ اسے دوسری (یعنی کم از کم) شمار کرے, پہلا تشہد پڑھے اسکے بعد دو رکعتیں پڑھے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے.

دلیل: امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (إذا شك احدكم في صلاته فلم يدر كم صلى ثلاثا أم أربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل

ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلاتہ وإن کان صلی اتماما لأربع کانتا ترغیما للشیطان)- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک گُزرے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار, اُسے چاہئے کہ شک کو نظر انداز کر کے جس کا یقین ہو اس کو بنیاد بنائے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے, تو اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی تھیں تو ان سجدوں سے اس کی رکعتیں جوڑا ہو جائیں گی, اور اگر اس نے چار رکعت پوری کر لی تھیں تو یہ سجدے شیطان کیلئے ذلت کا باعث ہوں گے.

شک کی بعض مثالیں:

جب کوئی شخص اس حالت میں پہنچے کہ امام رکوع میں ہو تو اعتدال کے ساتھ کھڑا ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہے, پھر رکوع میں چلا جائے اور اس صورت میں اسکی درج ذیل تین میں سے ایک حالت ہو گی-

(1) اسے یقین ہو جائے کہ وہ رکوع کی حالت میں امام کے سر اُٹھانے سے پہلے اس کے ساتھ مل گیا تھا, تو مقتدی اس صورت میں اس رکعت کو پانے والا شمار ہو گا, یعنی اس کی یہ رکعت شمار ہو جائے گی, اور قراءۃ فاتحہ اس سے ساقط ہو جائے گی .(1)

(2) اسے یقین ہو جائے کہ اس کے رکوع میں جانے سے پہلے امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تھا تو اسکی یہ رکعت فوت ہو جائے گی.

(3) .اسے شک ہو جائے کہ اس نے امام کو رکوع میں پالیا تھا, اور وہ اس رکعت کو شمار کر لے, یا امام اس کے ملنے سے پہلے ہی رکوع سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا, اور اسکی رکعت فوت ہو گئی ہے, اگر ان دونوں میں سے ایک امر کی طرف اسکا رجحان زیادہ ہو تو اس پر عمل کرے اسی کے مطابق اپنی نماز مکمل کرے, اور پھر سلام پھیرے, پھر سجدۂ سہو کرے اور سلام پھیرے۔ ہاں اگر نماز میں سے کچھ فوت نہ ہوا ہو تو پھر اس پر سجدہ سہو نہیں ہے, اور اگر اسکا رجحان کسی ایک امر کی طرف زیادہ نہ ہو تو اس پر عمل کرے جسکا یقین ہے (یعنی اسکی رکعت فوت ہو گئی) اس کے مطابق اپنی نماز پوری کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے.

فائدہ: اگر نماز میں شک ہوا, پھر مذکورہ تفصیل کے مطابق یقین یا راجح خیال پر عمل کیا (اور باقی نماز شروع کر دی), اور دوران نماز اس پر واضح ہو گیا کہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہی واقع کے مطابق اور صحیح تھا, اور اس کی نماز میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی, تو مشہور مذہب کے مطابق اس سے سجدۂ سہو ساقط ہو جائے گا, کیونکہ سجدۂ سہو کا موجب شک تھا اور وہ زائل ہو گیا.

---

(1) (یہ ان لوگوں کی رائے کے مطابق ہے جن کے نزدیک مدرک رکوع کی رکعت ہو جاتی ہے لیکن اکثر ائمہ جو نماز میں قراءت فاتحہ کو واجب کہتے ہیں, اسی طرف گئے ہیں کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی مترجم).

اور ایک قول کے مطابق سجدۂ سہو ساقط نہیں ہو گا تا کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق شیطان کو ذلیل کرے. آپ نے فرمایا "اگر اس نے پوری نماز پڑھی ہے تو سجدے شیطان کیلئے ذلت ہوں گے, نیز اس وجہ سے بھی سجدہ سہو کرے کہ اس نے اپنی نماز کا ایک حصہ بحالتِ شک میں ادا کیا ہے, اور راجح یہی ہے کہ سجدہ سہو کر لے."

مثال: ایک شخص نماز پڑھتا ہے کسی رکعت میں اسے شک ہوا کہ وہ دوسری ہے یا تیسری, اور رجحان کسی ایک کی طرف زیادہ نہیں, اس نے اسے دوسری رکعت شمار کیا اور اس کے مطابق نماز مکمل کر لی, پھر اس پر واضح ہوا کہ وہ فی الواقع دوسری رکعت تھی, تو مشہور مذہب کے مطابق اس پر سجدہ سہو نہیں ہے,
مذکورہ بالا دوسرے قول کے مطابق جسے ہم نے راجح کہا ہے, سلام سے پہلے اس پر سجدہ سہو ہے۔

مقتدی پر سجدہ سہو کے احکام :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (إنما جعل الإمام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه إلى ان قال وإذا سجد فاسجدوا) متفق عليه- ''امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس اس سے اختلاف نہ کرو.......فرمایا جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو'' -بروایت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ.

اس فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جب امام بھول جائے تو مقتدی پر سجدہ سہو میں اسکی پیروی واجب ہے, خواہ امام سے پہلے سجدہ سہو کرے یا امام کے بعد, مقتدی پر اسکی متابعت واجب ہے. ہاں اگر مقتدی درمیان میں آکر امام کے ساتھ ملا ہو, یعنی اسکی کچھ نماز فوت ہو گئی, تو امام سلام کے بعد سجدہ سہو کرے. اس صورت میں اس کیلئے امام کی اتباع ناممکن ہے. لہٰذا وہ اسکی متابعت میں سجدہ نہیں کرے گا, کیونکہ جس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے اس کیلئے ناممکن ہے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرے, اس لئے وہ اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیرے, اور پھر سجدہ سہو کرے, اور دوبارہ سلام پھیرے.

مثال: ایک آدمی آخری رکعت میں امام کے ساتھ نماز میں داخل ہوا, اور امام پر سلام کے بعد سجدہ سہو ہے تو جب امام سلام پھیرے, آخری رکعت میں ملنے والا آدمی اپنی فوت شدہ نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھے اور امام کے ساتھ سجدہ نہ کرے, جب نماز پوری کر لے تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے.

اور اگر امام نہ بھولے, اکیلا مقتدی بھول جائے اور اسکی فوت شدہ نماز نہ ہو, تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے, کیونکہ اس صورت میں سجدہ کرنے سے وہ امام سے مختلف ہو جائے گا اور اسکی اقتداء میں خلل واقع ہو گا. نیز جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر پہلا تشہد چھوڑ دیا, تو صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے, آپ کی اقتداء اور عدم اختلاف کیلئے نہیں بیٹھے. اگر مقتدی کی کچھ نماز فوت ہو گئی ہے, اور وہ امام کے ساتھ یا بعد میں اپنی نماز پوری کرتے ہوئے بھول جائے, تو سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا, سو وہ اپنی نماز مکمل کرے, مذکورہ بالا تفصیلات کے مطابق سلام کے بعد یا اس سے پہلے سجدہ سہو کرے.

مثال: مقتدی رکوع میں " سبحان ربی العظیم " کہنا بھول گیا, اور اسکی فوت شدہ نماز باقی نہیں ہے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے. اور اگر اسکی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں فوت ہو گئی تھیں, تو انھیں پوری کرے پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے.

ایک اور مثال : مقتدی اپنے امام کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کر رہا ہے, جب امام چوتھی رکعت کیلئے اٹھا تو مقتدی اسے آخری رکعت خیال کر کے بیٹھ گیا, جب اسے علم ہوا کہ امام کھڑا ہے تو کھڑا ہو گیا, اگر اسکی پہلے سے فوت شدہ نماز باقی نہیں ہے. تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے, اور اگر اسکی ایک, یا ایک سے زیادہ رکعتیں باقی ہوں, تو انہیں پوری کر کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور دوبارہ سلام پھیرے.

خلاصہ: مذکورہ بالا بحث سے یہ واضح ہو گیا کہ: سجدہ سہو کبھی سلام سے پہلے اور کبھی سلام کے بعد ہوتا ہے.

درج ذیل دو حالتوں میں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوگا

(1) جب نماز میں کوئی کمی واقع ہونے کیوجہ سے ہو, جیسا کہ عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلا تشہد چھوڑ دیا تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا

(2) جب کسی ایسے شک کی وجہ سے سجدہ سہو ہو جس میں کسی ایک امر کی طرف رجحان زیادہ نہ ہو, جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جسکو اپنی نماز میں شک گزرا اور اسے پتہ نہ چلا کہ اس نے تین رکعتیں ادا کی ہیں یا چار, تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ وہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے

اور درج ذیل دو حالتوں میں سجدہ سہو سلام کے بعد ہوگا :

(1) جب سجدہ سہو کا موجب نماز میں کوئی زیادتی اور اضافہ ہو, جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے.

(2) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے سلام کے بعد آپ کو یاد دلایا, تو آپ ﷺ نے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور آپ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ آپ نے سجدے سلام کے بعد اس لئے کئے ہیں کہ آپ کو اس زیادتی کا علم ہی سلام کے بعد ہوا , . یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ حکم عام ہے. اور یہ کہ زیادتی کیوجہ سے جو سجدے ہوں گے وہ سلام کے بعد ہوں گے, خواہ امام کو سلام سے پہلے اس کا پتہ چلے یا سلام کے بعد .

زیادتی کی ایک اور صورت :

جب نماز مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیر دیا. پھر یاد آیا اور نماز مکمل کی تو اس نے دورانِ نماز ایک سلام کا اضافہ کر دیا. اس صورت میں بھی درج ذیل حدیث ابو ہریرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے . نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز ظہر یا

عصر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا, اور لوگوں نے آپ کو یاد دلایا, تو آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا, پھر سجدہ سہو کر کے دوبارہ سلام پھیرا.

جب سجدہ سہو کا باعث ایسا شک ہو, جس میں کوئی ایک جانب راجح نہ ہو (تو بھی سلام کے بعد سجدہ کرے)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے , کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم فرمایا " جسے اپنی نماز میں شک ہو، وہ درست بات کی تلاش کرے, اسی کے مطابق نماز مکمل کرے, پھر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے "

اگر نمازی پر دو دفعہ سجدۂ سہو ہو, ایک سہو سلام سے پہلے سجدوں کا تقاضہ کرے اور دوسرے سہو کے سجدوں کا مقام سلام کے بعد ہو, تو ایسی صورت میں علماء کہتے ہیں کہ سلام سے پہلے سجدوں والے سہو کو ترجیح دے اور سجدے کر کے سلام پھیرے.

مثال: ایک شخص ظہر کی نماز ادا کر رہا ہے, پہلا تشہد بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا, اور پھر تیسری رکعت کو دوسری خیال کر کے اس میں تشہد کیلئے بیٹھ گیا, پھر اس کو یاد آیا کہ یہ تیسری رکعت ہے, تو وہ کھڑا ہو کر چوتھی رکعت پڑھے اور سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے. اس شخص پر پہلا تشہد چھوڑنے کیوجہ سے سلام سے پہلے سجدۂ سہو ہے, اور تیسری رکعت میں جلوس کا اضافہ کرنے کی وجہ سے سلام کے بعد سجدۂ سہو ہے. سو وہ سلام سے پہلے سجدہ کرنے کو ترجیح دے. واللہ اعلم

اور میں اللہ رب العزت سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو اپنی کتاب اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو سمجھنے اور ظاہر و باطن, عقیدہ و عمل اور معاملات میں اُن پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے. اور ہم سب کا انجام بخیر فرمائے. آمین.

إنہ جواد كريم , والحمد للہ رب العالمين ,

وصلى اللہ تعالى على نبينا محمد وعلى آلہ وصحبہ أجمعين , آمين.